احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 26 ستمبر 2001ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 26 ستمبر 2001ء 8 رجب 1422 ہجری 26 تبوک 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 219

میں اللہ کا بندہ ہوں

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ حضورﷺ ہماری طرف تشریف لا رہے تھے تو ہم احتراماً اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ حضور نے فرمایا نہیں بیٹھے رہو۔ میں تو اللہ کا صرف ایک بندہ ہوں اس کے دوسرے بندوں کی طرح میں بھی کھاتا پیتا ہوں اور انہی کی طرح اٹھتا بیٹھتا ہوں۔

(الشفا۔ باب تواضعہ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

27 ستمبر 1905ء

انکسار اور فروتنی

اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا اور اس پر رحم کرتا ہے اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور مرسلوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہل دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں۔ مگر تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لئے روحانی موت ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لئے تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں (اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ ال محمد و بارك وسلم)

یہ ہے نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا۔ اور یہ بات بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گردو پیش حاضر رہتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی کے انکسار و فروتنی اور تحمل و برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمت گار سے ذرا کوئی کام بگڑا۔ مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کر دیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کر دیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہو گیا۔ بس بیچارے خدمت گاروں پر آفت آئی۔

دوسرے غرباء کے ساتھ معاملہ تب پڑتا ہے کہ وہ فاقہ مست ہوتے ہیں اور خشک روٹی پر گذارہ کر لیتے ہیں مگر یہ باوجود علم ہونے کے بھی پروا نہیں کرتے۔ وہ ان کو امتحان میں ڈالتے ہیں جب بصورت سائل آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو ذرہ ذرہ کا خالق ہے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ غریبوں کے ساتھ ہی معاملہ کر کے سمجھا جاتا ہے کہ کس قدر نا خدا ترسی یا خدا ترسی سے حصہ لیتا ہے یا لے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 437)

نادار اور مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت میسر رکھتا ہے۔ ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس سے باہر ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وجہ سے یہ سہولت میسر رکھنے میں مشکل درپیش ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ اور دکھی لوگوں کی جسمانی راحت کے سامان بہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ امید ہے احباب اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ماہر امراض جلد کی آمد

✪ مورخہ 30 ستمبر 2001ء کو فضل عمر ہسپتال میں مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضروری اعلان

✪ قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ مضامین اعلانات اور خبروں کی اشاعت کے لئے ایڈیٹر الفضل سے رابطہ فرمائیں

☆ چندہ، خریداری، پتہ کی تبدیلی، اخبار کی ترسیل اور اشتہارات وغیرہ کے سلسلہ میں مینیجر الفضل سے رابطہ فرمائیں۔

پتہ یہ ہے۔ (دفتر الفضل دارالنصر غربی ربوہ)

بینن میں Okounfo

بادشاہ کا قبول احمدیت اور بیت الذکر کی تعمیر

رپورٹ: حافظ احسان سکندر صاحب امیر و مربی انچارج بینن

بینن کے شمال میں ایک گاؤں جس کا نام Okounfo ہے وہاں 1999ء میں ہمارے دو لوکل مربیان الفا بشعی محمد اور الفا زکریا گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی مسلمان ہے؟ تو گاؤں والوں نے جواب دیا کہ یہاں کوئی مسلمان نہیں ہے اور ہم سب کے سب گاؤں والے پکے عیسائی ہیں۔ ہاں صرف ایک مسلمان ہے جو کہ ایک چھوٹے سے کمرے میں اکیلا ہی بیچارہ عبادت کرتا رہتا ہے۔

ہمارے مربیان اس کے پاس گئے۔ اس نے کہا کہ میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ یہ لوگ اسلام قبول کر لیں اور ہر ایک کو بڑی دعوت الی اللہ کی ہے مگر سب نے انکار کیا ہے۔ میں نے بڑی دعائیں کیں کہ اے میرے اللہ کیا اس گاؤں کے ہزاروں لوگوں میں سے صرف تو نے مجھے ہی اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور باقی سب عیسائیت کے لئے۔ یا اللہ ان کو مسلمان بنا دے تا کہ ہم سب مل کر تیری عبادت کریں۔ اس نے بتایا کہ میرا نام ابوبکر ہے اور میں اس چھوٹے سے کمرے میں اکیلا ہی اذان دیتا ہوں' پھر اکیلا ہی اقامت کہتا ہوں اور اکیلا ہی نماز پڑھتا ہوں۔

ہمارے مربیان نے اس کی باتیں سننے کے بعد اسے احمدیت کا پیغام پہنچایا اور اس کو خوب دعوت الی اللہ کی۔ اس نے یعنی ابوبکر نے اسی وقت احمدیت قبول کر لی اور کہا کہ ہاں آج خدا نے میرے دل کی دعائیں سن لی ہیں۔ اس نے یہاں دین کے مددگار آخر کار بھیج ہی دئے ہیں اور آپ لوگ میرے لئے کسی فرشتہ سے کم نہیں ہیں۔

پھر ہمارے مربیان نے اسے پوچھا کہ اس گاؤں میں کیسے دعوت الی اللہ کی جائے؟۔ اس پر ابوبکر نے کہا کہ انہیں دعوت الی اللہ کرنی ہے تو پہلے ان کے بادشاہ (King) کو (جو کہ خود عیسائی ہے) دعوت الی اللہ کرو۔ ہمارے مبلغین نے کہا کہ ٹھیک ہے تم ہمیں بادشاہ کے پاس لے چلو۔ ابوبکر نے کہا کہ وہ تو بڑا ہی سخت انسان ہے اور کٹر عیسائی ہے۔ میں اس کے پاس جانے سے ڈرتا ہوں مگر آپ جائیں اور خدا کے لئے اسے دعوت الی اللہ کریں۔

ہمارے مربیان بادشاہ کو ملنے کے لئے اس کے محل میں چلے گئے۔ وہاں پہنچے تو محل کے دسبانوں نے ان کو روک لیا اور آنے کا مقصد پوچھا۔

ہمارے مربیان نے کہا کہ ہم بادشاہ کو احمدیت کے متعلق کچھ باتیں بتانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ تو عیسائی ہے اور احمدیت کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور آپ اسے دین کی دعوت الی اللہ کرنے آئے ہیں لہذا ہم آپ کو اسے ہرگز ملنے نہیں دیں گے۔ بہتر ہے کہ آپ فوراً یہاں سے واپس چلے جائیں۔

ہمارے مربیان نے کہا کہ اگر بادشاہ اپنے منہ سے ہمیں ملنے سے انکار کر دے گا تو ہم واپس چلے جائیں گے اور اسے ملنے پر اصرار کیا۔ آخر اسے پیغام بھجوایا گیا کہ چند احمدی آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ اس دوران ہمارے مربیان نے بڑی دعا کی۔ آخر بادشاہ (King) نے شام کو ملنے کے لئے وقت دے دیا۔

شام کے وقت ہمارے مربیان اس سے ملے' اس کو احمدیت کے متعلق سمجھایا' اپنے آنے کا مقصد بتایا اور احمدیت کا پیغام دیا اور بڑے احسن رنگ میں اسے دعوت الی اللہ کی۔

بادشاہ (King) نے جب ساری باتیں سنیں تو اس نے کہا کہ دین کے متعلق جو باتیں آپ نے بتائی ہیں یہ مجھے پہلے کسی نے نہیں بتائی تھیں اور دین کے متعلق میرے ذہن میں جو اعتراضات تھے وہ سب دور ہو گئے ہیں۔ نیز اس نے بتایا کہ آپ کا یہاں آنا معجزہ ہے کیونکہ میرے گاؤں کے سب لوگ عیسائی ہیں لیکن یہ جب بھی کھانے کے لئے سور لاتے ہیں تو وہ گاؤں میں پہنچتے ہی مر جاتا ہے۔ یعنی یہ ایک پاکیزہ گاؤں ہے۔ اس نے ہمارے مربیان کو اگلے ہفتے پھر ملنے کا وقت دے دیا۔

اگلے ہفتہ ہمارے مربیان اس سے ملنے کے لئے گئے۔ اس ملاقات میں اسے نظام جماعت کے متعلق سمجھایا' نیز خلافت کا بھی تعارف کروایا گیا۔ بادشاہ نے یہ سب باتیں بڑے غور اور شوق سے سنیں۔ سب سے آخر پر اسے قبول احمدیت کی دعوت دی گئی اور اسے کہا گیا کہ اب تمام صورت حال تم پر واضح ہو گئی ہے لہذا اب تم بیعت کر کے احمدی ہو جاؤ۔

بادشاہ (King) نے کہا کہ جو باتیں آپ نے کہی ہیں وہ تو سب درست اور صحیح ہیں اور مجھے پسند آئی ہیں مگر قبول احمدیت کے لئے مجھے اپنے درباریوں اور وزیروں سے مشورہ کرنا ہوگا۔ اس کے بعد ہی میں آپ کو فیصلہ دے سکوں گا۔ لہذا آپ اگلے منگل کو آ جائیں۔

ہمارے مربیان واپس آ گئے اور تمام جماعت کو اس بادشاہ (King) کے متعلق بتایا اور دعا کی تحریک کی۔ قریبی جماعتوں کو بھی دعا کے لئے کہا گیا' نیز قریبی ملکوں کے امراء کو بھی دعا کے لئے خطوط لکھے گئے۔ صدقہ بھی دیا گیا اور حضور انور ایدہ اللہ کو بھی دعا کے لئے خط لکھا گیا۔ تہجد کی نماز بھی ادا کی گئی اور خصوصیت سے دعائیں کی گئیں۔

منگل کے روز ہمارے مربیان وقت مقررہ پر اس گاؤں کے لئے روانہ ہوئے۔ گاؤں میں پہنچنے سے قبل ہی وہاں کے عیسائی لوگوں اور چند پادریوں نے ہمارے مربیان کی گاڑی کو روک لیا اور کہا کہ تم ہمارے بادشاہ (King) اور گاؤں والوں کو احمدی بنانا چاہتے ہو۔ ہم تمہیں ہرگز ایسا نہیں کرنے دیں گے لہذا بہتر ہے کہ تم یہیں سے واپس چلے جاؤ ورنہ یہاں خون خرابہ ہو جائے گا۔

ہمارے مربیان نے کہا کہ ساری جماعت اور خلیفہ وقت کی دعائیں ہمارے ساتھ ہیں لہذا آج ضرور ہم نے بادشاہ (King) کا فیصلہ سن کر ہی یہاں سے جانا ہے۔ ہمارے مربیان نے ایک قریبی پولیس سٹیشن سے رابطہ کیا اور تمام صورت حال بتائی۔ انہوں نے ہمارے مربیان کے ساتھ دو پولیس والے مع ہتھیاروں کے بھیج دئے۔ جب پادریوں نے پولیس کو دیکھا تو راستے سے ہٹ گئے۔ مربیان باشادہ (King) کے محل میں پہنچے تو وہ سب درباریوں اور وزیروں سمیت انتظار کر رہا تھا۔ (King) سے ملے اور اس سے پوچھا کہ اب آپ ہمیں بتائیں کہ آپ کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم آج آپ کا فیصلہ سننے کے لئے آئے ہیں۔ اور بتایا کہ آپ کے لئے دعا کے واسطے ہم نے اپنے خلیفہ کو بھی خط لکھا ہے لہذا ہمیں بڑی امید ہے۔ بادشاہ (King) اپنی پوری وجاہت کے ساتھ تمام درباریوں کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا کہ میرا فیصلہ یہ ہے کہ میں آج سے احمدی ہوتا ہوں اور مجھے احمدیت پسند ہے اور میں عیسائیت سے توبہ کرتا ہوں۔ خدا میرے گناہ بخش دے۔ نیز آج سے میرا نام "عبدالسلام" ہے اور اس نے بآواز بلند کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ پھر اپنے درباریوں اور وزیروں کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے کہا کہ میرا فیصلہ تو آپ سب نے سن لیا ہے مگر اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ میں سے کون کون میرے ساتھ ہے یعنی میرے ساتھ کون کون احمدی ہونا چاہتا ہے۔

یہ بڑی مشکل گھڑی تھی نیز خدائی نشان کا بھی وقت تھا۔ آخر کار سب درباریوں اور وزیروں نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم اپنے بادشاہ (King) کے پیچھے ہیں۔ اگر ہمارا بادشاہ (King) احمدی ہو گیا ہے تو آج سے ہم سب بھی احمدی ہیں۔ اور اسی وقت اس گاؤں کے پانچ ہزار عیسائیوں نے احمدیت کو قبول کر لیا۔

اس کے بعد بادشاہ (King) نے جو پہلا سوال کیا وہ یہ تھا کہ اب ہم احمدی ہو گئے ہیں لہذا ہماری تربیت اور نماز کے لئے یہاں بیت الذکر بھی ہونی چاہئے۔ یعنی بیت بننے سے پہلے ہی پانچ ہزار نمازی تیار تھے۔ فوری طور پر ابوبکر کے گھر میں نمازیں ادا کی گئیں۔ ابوبکر تو اتنا خوش تھا کہ ہمارے مربیان سے ملتا تھا اور رو رو کر دعائیں دیتا تھا کہ آپ نے تو معجزہ کر دکھایا۔

تین ماہ کے عرصہ کے اندر اس گاؤں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک بڑی بیت بنائی گئی اور یہ بیت بھی اب چھوٹی ہو گئی ہے کیونکہ ہر وقت وہاں نمازی موجود ہوتے ہیں اور کثرت سے ہوتے ہیں۔

جس دن بیت کا سنگ بنیاد رکھا گیا اسی دن گورنمنٹ کی طرف سے اس گاؤں میں ایک مرکزی مارکیٹ کا بھی سنگ بنیاد رکھا گیا۔ (اس کے لئے گاؤں والوں نے عرصہ دراز سے گورنمنٹ کو درخواست دے رکھی تھی کہ وہاں ایک منڈی ہونی چاہئے) یعنی خدا نے ایک ہی دن مذہبی غلبہ اور ترقی کی بنیاد بھی ڈال دی اور دنیاوی معاش کی ترقی کی راہ بھی کھول دی اور وہ سب اس کو احمدیت کی برکت یقین کرتے ہیں۔ احمدیت کی اس کامیابی کی وجہ سے وہاں کے مخالفین کے سر جھک گئے اور انہوں نے حیرانگی سے کہا کہ جو کام ہم نہیں کر سکتے تھے وہ احمدیت نے چند دنوں میں کر دکھایا۔

ہم وقتاً فوقتاً اس قسم کے واقعات مضامین کی صورت میں قارئین کی خدمت میں بھجواتے رہیں گے۔ کیونکہ یہاں تو خدائی فضلوں کی ایک نہ رکنے والی ہوا چلی رہی ہے اور ہم گویا خدا تعالیٰ کو اپنے اندر چلتا پھرتا اور ہماری مدد کرتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالتا رہے اور اپنے بے انتہا فضلوں اور نصرت و تائید سے نوازتا رہے۔ بیت کی تعمیر کے سلسلہ میں تمام لوکل احباب نے وقار عمل کی نیت سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 24-اگست 2001ء)

مختلف پروگرامز واقفین نو

ناصر آباد شرقی ربوہ

1-کلو اجمیعا مورخہ 8 مئی 2001ء بعد نماز مغرب واقفین نو بچوں کا کلو اجمیعا ہوا۔ جس میں 22 واقفین نو بچے شریک ہوئے۔ اسی طرح حلقہ رضاء میں بھی کلو اجمیعا 20 واقفین شامل ہوئے۔

2-راجیکی منزل واقفین نو بچوں کو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا حجرہ جو راجیکی منزل دارالرحمت غربی میں واقع ہے دکھایا گیا۔ 45 بچے اور بچیاں اس تقریب میں شریک ہوئے۔

3-مقابلہ بیت بازی مورخہ 11 مئی 2001ء کو حلقہ رضا اور حلقہ حمد کے واقفین نو کے درمیان بیت بازی کا مقابلہ ہوا۔ حلقہ رضا نے یہ مقابلہ جیت لیا۔

4-کرکٹ میچ مورخہ 15 مئی 2001ء ناصر آباد شرقی اور دارالفتوح کے واقفین نو کے درمیان کرکٹ میچ ہوا۔ دارالفتوح کی ٹیم نے دلچسپ مقابلہ کے بعد یہ میچ جیت لیا۔

5-وقار عمل 18 مئی 2001ء کی صبح واقفین نو کا وقار عمل ہوا بچوں نے انفرادی طور پر اپنے گھروں کے سامنے کے ماحول کو صاف کیا 45 واقفین نو نے شرکت کی۔

6- 17 مئی کو بچوں کا پکنک پروگرام ہوا۔ مورخہ 22 مئی کو بچیوں کا پکنک پروگرام ہوا "چلڈرن پارک ساہیوال روڈ" بچوں نے خوب لطف اٹھایا واقفین نو 46 واقفات نو 15

(وکالت وقف نو)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تیری قربت میں عجب دل کا سماں ہوتا تھا

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کی کبھی نہ بھولنے والی دل گداز یادیں

ربوہ کے ماحول کی برکت - سادہ و مخلص احباب کی دلداری - خوبصورت پیر - خداداد جوانمردی

مکرم ناصر احمد ظفر صاحب بلوچ

غریبوں اور ہمسایوں سے حسن سلوک کا وعدہ کرو!

1970ء کا ذکر ہے - عام انتخابات ہونے والے تھے قومی اسمبلی کی سیٹ کے لئے انتخابات لڑنے کے ایک خواہش مند امیدوار ووٹ مانگنے کے لئے تشریف لائے - اس وقت تک کسی امیدوار کے حق میں حضور نے کوئی فیصلہ نہ فرمایا تھا - ان صاحب کو حضور محض اس لئے ناپسند فرماتے تھے کہ وہ غریب عوام اور ہمسایوں سے حسن سلوک نہیں کرتے - آپ نے بڑی صاف گوئی سے لیکن بڑے موثر انداز میں فرمایا کہ آپ پانچ سال کے بعد ووٹوں کے لئے آجاتے ہیں - جب کہ درمیانی عرصہ میں اچھے ہمسائے اور دوستی کے فرائض بھول جاتے ہیں - اسلئے آج آپ اچھے ہمسایہ اور دوستی کے فرائض نبھانے کا عہد کریں - آنے والے انتخاب تک آپ کو دوستی کا حق ادا کرنا چاہئے اور آپ ہم کو اس حق کی ادائیگی میں کبھی پیچھے نہ پائیں گے - اگر آپ دوستی کے معیار پر پورے اترے تو آئندہ انتخاب پر آپ کو ہم سے ووٹ مانگنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی بلکہ ہم آپ کو اس طرح ووٹ دیں گے جس طرح (ایک امیدوار کا نام لے کر فرمایا) ان کو جنہوں نے ہم سے ووٹ نہیں مانگے بلکہ ہم نے ان کو کہا ہے کہ ہم آپ کو ووٹ دیں گے - کیونکہ وہ اچھے اور شریف دوست اور اچھے ہمسائے ہیں -

میں داد دیتا ہوں اس جواں ہمت اور جواں فکر امیدوار کو جو حضور کے ان الفاظ کے بعد اپنی نشست سے اٹھے - حضور کی خدمت میں آگے بڑھ کر مصافحہ کیا اور عہد کیا کہ وہ ایک اچھے دوست اور ہمسائے کے فرائض نبھائیں گے - وہ صاحب حضور کے اس موثر اور مخلصانہ مشورہ سے اس قدر متاثر ہوئے تھے کہ آئے تو وہ ووٹ لینے تھے مگر وفاداری بشرط استواری کا عہد باندھ کر روانہ ہوئے - ان کی روانگی سے قبل حضور نے ایک ایسی بات بیان فرمائی جس کی مثال سیاسیات میں بہت ہی کم ملتی ہے - آپ نے ان کی موجودگی میں ہی پہلی بار اس سیٹ کے لئے ووٹوں کا فیصلہ فرمالیا - اور ان صاحب کو نہایت صاف گوئی سے بتا بھی دیا کہ ہم نے آپ کے دو حریفوں میں سے آپ کے اصل اور بڑے حریف کو ووٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے - قارئین شاید اس پر حیران ہوں - اصل بات یہ ہے کہ یہ طریق حضور نے عمداً اختیار فرمایا تھا - حضور کو تجربہ اور علم تھا کہ امیدوار، ان کے سپورٹرز اور ووٹر وغیرہ آخری دم تک دو عملی کی پالیسی اختیار کئے رکھتے ہیں جو ایک مومن کی شان کے قطعی منافی ہے - اس لئے حضور نے ایسے کسی قسم کے ابہام سے بچنے کے لئے جس کی امداد کرنی تھی اس کو اپنے فیصلے سے آگاہ کرنے سے قبل اس کو، جس کو ووٹ نہیں دینے تھے، اپنے فیصلے سے آگاہ فرمایا دیا - تاکہ یہ صاحب اس سلسلہ میں دھوکے میں نہ رہیں اور دوسرے امیدوار جس کو ووٹ دینے ہوں اس کو بھی قطعی اطمینان ہو جائے کہ جماعتی فیصلے واضح دو ٹوک اور غیر مبہم ہوتے ہیں -

جب کہ سیاست کے اس دور میں جہاں لوگ آخری دم تک دوسروں کو دھوکہ میں رکھتے ہیں، یہ طرز عمل، قرآن کریم کے حکم، قول سدید کی عملی تصویر نظر آتا ہے -

اب اور سنئے - بات یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی - اس امیدوار نے جس نے عہد دوستی کیا تھا آئندہ آنے والے زمانے میں حتی المقدور اپنے عہد کو نبھایا - چنانچہ اللہ کے قائم کردہ خلیفہ نے جو الفاظ خلوص دل سے کہے تھے، اور جو وعدہ کیا تھا اس کو اس طرح پورا کیا کہ آمدہ عام انتخابات میں انہی صاحب کی امداد اور تائید اور دعا بھی کی - جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ صاحب بفضلہ تعالیٰ صوبائی اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے -

جب ضروری رپورٹ ہو آجایا کریں

حضور اقدس اکثر غیر از جماعت دوستوں کی بہتری اور بھلائی کے لئے خاکسار کو بعض ہدایات عطا فرمایا کرتے تھے - ایک دفعہ انتخاب خلافت کے تھوڑی دیر بعد ہی ملاقات کے لئے حاضر ہوا - ملاقات کا وقت نہ ہونے کے باعث دفتر نے اطلاع دینے سے معذوری کا اظہار فرمایا - جو مبنی بر حقیقت تھا - دوسرے دن ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو فرمایا کل نہیں آئے! عرض کیا کہ حاضر ہوا تھا لیکن ملاقات کا وقت نہیں تھا جس کی وجہ سے ملاقات نہ ہو سکی - اس پر حضور نے فرمایا آپ جب ضرورت ہو آجایا کریں - چنانچہ بعد میں ایسے ہی ہوتا رہا - حضور کی اس انتہائی شفقت کے باوجود خاکسار بھی بلا ضرورت اور بے وقت حاضر ہونے سے گریز کرتا - لیکن حسب ضرورت ایک دفعہ صبح کی نماز سے قبل حاضر ہوا - حضور اسی وقت تشریف لائے اور امر متعلقہ کے بارے میں رپورٹ عرض کی جس پر حضور نے ازراہ شفقت خوشنودی کا اظہار فرمایا -

خلافت ثالثہ کے آخری چند سالوں میں حضور کی اجازت سے یہ طریق اختیار کیا گیا کہ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جب حضور بیت الذکر سے واپس تشریف لے جاتے تو خاکسار کے سلام کرنے پر حضور ازراہ شفقت بلا لیتے - راستہ میں ہی امر متعلقہ میں فوری رہنمائی فرمادیا کرتے - اگر کوئی اہم معاملہ ہوتا تو حضور اندر ساتھ لے جاتے اور بیٹھ کر تفصیل سے ہدایات ارشاد فرماتے -

ربوہ کے ماحول کی برکت

ماحول ربوہ کا سب سے اہم اور قدیمی قصبہ لالیاں ہے - جو لالی قوم کا مرکز ہے - لالی قوم ماحول ربوہ میں سب سے زیادہ بااثر، مثالی کاشتکار، اور سیاسی و سماجی لحاظ سے معروف ہونے کے علاوہ ان کی اکثریت نیک شہرت اور مثبت سوچ کی حامل ہے -

کافی عرصہ کی بات ہے کہ ایک دن خاکسار ماحول ربوہ کے ایک قریبی شہر میں ایک سڑک پر پیدل جا رہا تھا کہ اچانک ایک کار قریب آکر رکی دیکھا تو علاقہ کے سب سے بڑے زمیندار، سیاسی سماجی اثر و رسوخ کے حامل، جن کے بزرگ اسمبلیوں کے رکن رہے - وہ کار سے اترے مصافحہ اور معانقہ کیا - معانقہ سے فارغ ہوئے تو میں نے ان کی آنکھوں میں آنسو تیرتے دیکھے - چند لمحات کے توقف کے بعد انہوں نے کہا آپ کو علم ہے کہ میرا جواں سال لڑکا سخت بیمار ہوا اسے فوری لاہور لے جایا گیا - لیکن وہ جانبر نہ ہو سکا آپ تعزیت کے لئے بھی تشریف لائے تھے اور میری بڑی دلداری بھی کی تھی - میں نے عرض کیا کہ مجھے سب یاد ہے - انہوں نے کہا کہ جب سے اب تک میں سخت پریشان ہوں اور دعا کیلئے حضرت صاحب سے درخواست کرنا چاہتا ہوں میں کب حاضر ہوں -

میں نے عرض کی کہ میں تو قطعی طور پر اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ از خود وقت کا تعین کر سکوں - البتہ آپ کی خواہش اور درخواست پہنچا دوں گا جو ارشاد ہوا عرض کر دوں گا -

ربوہ جا کر میں نے حضور اقدس کی خدمت میں درخواست کی تو حضور نے فرمایا مصروفیت تو بہت ہے - لیکن چونکہ وہ ہمارے معزز ہمسایہ اور غم زدہ ہیں - ان کو فلاں تاریخ کو بعد عصر لے آئیں - خاکسار نے ان صاحب کو وقت اور تاریخ بتا دی کہ فلاں وقت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری پہنچ جائیں - وقت مقررہ پر جب میں پہنچا تو مجھ سے پہلے صاحب موصوف پہنچ چکے تھے اور دفتر کے باہر ٹہل رہے تھے - خاکسار نے حضور کی خدمت میں اطلاع بھجوائی کہ ہم دونوں حاضر ہیں - حاضری کی اجازت ملی - میں اس ملاقات کا منظر تا زیست نہ بھلا سکوں گا - یہ معزز مہمان اعلیٰ تعلیم یافتہ اپنی قوم کے چیف تھے - ان کے بزرگ ممبر اسمبلی وغیرہ منتخب ہوتے رہے - قریباً 40 مربع اراضی کے واحد مالک تھے - لاہور سرگودھا ایبٹ آباد میں اپنے مکانات تھے - 1970ء کے عام انتخابات میں جماعت نے ان کے حریف کو ووٹ دیئے تھے اور یہ صاحب محض جماعتی ووٹوں سے

محرومی کے باعث کامیاب نہ ہو سکے اس پس منظر کے باوجود حضور کی روحانی شخصیت کا ان پر غیر معمولی اثر تھا- یہ واقعہ ان کی حضور سے عقیدت اور اعتماد کا منہ بولتا ثبوت ہے محترم مہمان کمرہ ملاقات میں داخل ہوئے اور بلا توقف دونوں ہاتھ حضور کے گھٹنوں کی طرف بڑھائے- حضور نے ازراہ شفقت اور ہمدردی ان کے ہاتھ تھام لئے- مہمان کو سینہ سے لگایا اور صوفہ پر تشریف رکھنے کا ارشاد فرمایا-

مہمان موصوف خاموشی اور انتہائی ادب واحترام اور عجز وانکسار سے حضور کے سامنے قالین پر بیٹھ گئے- حضور نے فرمایا یہ طریق دین کی تعلیم کے خلاف ہے- مجھے جو بھی ملنے آتا ہے- چھوٹا ہو یا بڑا، امیر ہو یا غریب ہم سب اکٹھے بیٹھتے ہیں- آپ ادھر صوفہ پر تشریف رکھیں- لیکن وہ غم زدہ مہمان شدت غم اور حضور کے غیر معمولی احترام کے باعث بولنے کی کوشش کے باوجود نہ بول سکے- ان کی آنکھیں آبدیدہ ہو گئیں- حضور کے مشفقانہ اصرار پر وہ صوفہ پر بیٹھ تو گئے لیکن چند ہی لمحوں کے بعد یکدم نیچے اترے اور قالین پر بیٹھ گئے- اور کہنے لگے میں آپ کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتا- حضور مجھے یہیں بیٹھنے کی اجازت دیں- ان کے اصرار پر حضور خاموش ہو گئے-

معزز مہمان نے بڑے ادب سے محتاط انداز میں عرض کیا کہ میرا جواں سال بیٹا قریبی شہر میں بیمار ہوا اور لاہور میں فوت ہو گیا- جس کے باعث ان دونوں شہروں میں میں اپنے بچے تعلیم کے سلسلہ میں نہیں رکھنا چاہتا- انہوں نے کہا کہ اس پریشانی کے عالم میں میں نے اللہ کے حضور دعا کی کہ خدایا میری رہنمائی فرما اور تسکین کے اسباب پیدا کر- چنانچہ دعا کے بعد ایک رات خواب میں میرے والد مرحوم تشریف لائے اور مجھے فرمایا کہ پریشان کیوں ہوتے ہو- حضرت صاحب سے جا کر ملو- صبح جب میری آنکھ کھلی تو میں پریشان ہوا کہ کونسے حضرت صاحب کے پاس حاضر ہوں- آجکل تو حضرت کا لفظ عام مولوی، چھوٹے بڑے پیر، وغیرہ سب کے ساتھ استعمال ہوتا ہے- اس پریشانی میں دوسری رات پھر خواب میں دیکھتا ہوں کہ والد صاحب تشریف لائے ہیں اور ناراضگی میں فرمایا حضرت صاحب سے ملو اور بچے ربوہ داخل کراؤ-

اتنا کہہ کر معزز مہمان پھر شدت غم سے مغلوب ہو گئے - قدرے سنبھلنے پر فرمایا حضور میرے سکون کے لئے دعا کریں- اور مجھے جس قدر جلدی ہو ربوہ میں رہائش کی اجازت دے دیں- حضور نے نہایت محبت اور شفقت سے فرمایا فکر نہ کریں- اللہ تعالیٰ پر توکل رکھیں صبر سے کام لیں- ربوہ میں آپ خوشی بچے داخل کرائیں- انشاء اللہ مکان کا انتظام بھی کرا دیا جائے گا-

حضور سے ملاقات کے بعد اور حضور کے ارشادات سننے کے بعد ان کی پریشانی سکینت میں بدل گئی- دوسرے دن وہ دفتر امور عامہ تشریف لائے اور درخواست کی کہ میں نے ربوہ میں رہائش رکھ کر بچوں کو تعلیم دلوانی ہے تا حال مجھے کوئی موزوں مکان نہیں مل سکا اس سلسلے میں میری مدد کی جائے اگر مکان نہ مل سکے تو مجھے ربوہ میں خیمہ لگانے کی اجازت مرحمت فرما دیں-

تاہم بعد میں دفتر کے تعاون سے انہیں دارالصدر غربی میں مناسب مکان مل گیا- چنانچہ انہوں نے مع فیملی ربوہ میں رہائش اختیار کر لی-

ایک دن میں انہیں ملنے گیا تو انہوں نے یہ واقعہ سنایا کہ ایک روز ہم اپنی بیٹی کو کالج سے لانے کیلئے کار نہ بھجوا سکے- میری بیٹی چھٹی ہونے پر گھر میں روتی ہوئی اور پریشانی کے عالم میں داخل ہوئی- جس پر ہم سب پریشان ہو گئے- اس سے وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ میں جب پیدل آ رہی تھی تو راستہ سنسان تھا کوئی فرد نظر نہ آیا میں سنسان سڑک پر ڈرتی ہوئی گھر پہنچی ہوں-

وہ کہنے لگے کہ بیٹی کو تو میں نے تسلی دلائی مگر بیٹی کی اس شکایت سے میں بے حد مطمئن اور خوش ہوا- کہ دیگر شہروں میں تو یہ شکایت ہوتی ہے کہ چھٹی کے بعد آوارہ لڑکے لڑکیوں کے کالج کے باہر منڈلاتے پھرتے ہیں اور آوازے کستے اور گھٹیا حرکات کرتے ہیں جب کہ ربوہ میں معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے- اس کے بعد ہم ربوہ کے ماحول سے مزید مطمئن ہو گئے-

حضور کی دلداری کا اہم واقعہ

مکرم مہر محمد یار سپرا صاحب مرحوم ربوہ کے قریب کے ایک گاؤں ٹھٹھ چندو کے ایک چھوٹے سے احمدی زمیندار تھے انتہائی مخلص وجود تھے- ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے فوراً بعد حضور کی ملاقات کے لئے مع بچگان حاضر ہوئے- پرائیویٹ سیکرٹری نے ملاقات کرانے سے معذرت کر دی- ان کا موقف یہ تھا کہ جلسہ کے ایام ہیں- جو احباب دور دراز کراچی وغیرہ سے سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں آئے ہیں اس وقت ملاقات کے منتظر ہیں- انہیں نظر انداز کر کے آپ کی ملاقات کس طرح کروا دی جائے؟ آپ قریب کے رہنے والے ہیں چند دنوں کے بعد آجائیں-

نہ معلوم کس طرح حضور انور کو اس کا علم ہو گیا- آپ نے ملاقاتیں روک دیں اور اس سادہ، ناخواندہ، لیکن انتہائی مخلص اور فدائی احمدی کو نہ صرف شرف ملاقات بخشا بلکہ اس کو گلے سے لگایا اور اس کے ساتھ آئے ہوئے بچوں کو تحفوں سے نوازا اور اس طرح سادہ اور مخلص احمدی کی دلداری کی قابل قدر مثال قائم فرما دی-

سوہنا پیر

ایک مرتبہ مہر غلام حیدر بھروانہ صاحب سابق ایم این اے اپنے دو دوستوں (مہر احمد یار صاحب سیال ممبر ڈسٹرکٹ کونسل اور ایک حافظ قرآن اور صاحب علم دوست) بشمول خاکسار حضور سے شرف ملاقات کے لئے حاضر ہوئے- حضور بھروانہ صاحب موصوف سے ہمیشہ شفقت و محبت سے پیش آتے تھے- ملاقات کے دوران حضور نے فرمایا کھانے کا وقت ہے کھانا کھا کر جائیں- حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ہم سب نے حضور کے ہمراہ کھانا کھایا- حضور سے ملاقات کے بعد جب باہر آئے تو بھروانہ صاحب کے ساتھ آنے والے حافظ قرآن دوست نے جو پڑھے لکھے بھی تھے بے ساختہ اور بے اختیار پنجابی میں یہ الفاظ کہے:

"کوڑے سچے، دا علم رب کول اے پر میں ایڈا سوہنا پیر کدی نہیں ویکھیا اے! بڑا سوہنا اے"

یعنی حضور کے بارے میں اس نے کہا کہ یہ سچے ہیں یا جھوٹے ہیں اس کا علم تو خدا کے پاس ہے لیکن اتنا خوبصورت پیر میں نے کبھی نہیں دیکھا-

پھر کہنے لگے،

"بڑا سوہنا اے، بڑا سوہنا اے"

یعنی آپ بے حد خوبصورت ہیں- بہت خوبصورت ہیں-

بڑا مرد ہے

اگست 1974ء کے ہنگامہ خیز دنوں کی بات ہے کہ لالیاں شہر میں احمدی دوستوں کو پولیس نے محض اپنی ذمہ داری سنبھالنے سے بچنے کیلئے اور فی الحقیقت جماعت کو تنگ کرنے کے لئے ربوہ پہنچا دیا- اس بات کا علم جب مکرم مہر حبیب سلطان صاحب لالی اور مکرم مہر محمد اسماعیل صاحب لالی کو ہوا تو یہ دونوں احباب خاکسار سے ملے اور حضور سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی خاکسار نے عرض کیا کہ ملاقات کی درخواست کر کے دیکھتا ہوں- وجہ یہ تھی کہ ان دنوں حضور بے حد مصروف تھے- خاکسار نے حضور سے عرض کی تو حضور نے ازراہ شفقت باوجود انتہائی مصروفیات کے شرف ملاقات سے نوازا-

جماعت پر سختی اور تنگی کے شدید حالات تھے ہر طرف احمدیوں پر عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا تھا- کئی احمدی راہ مولا میں قربان ہو چکے تھے- بے شمار احمدیوں کے گھر اور مال و متاع لوٹے جا چکے تھے- ہر احمدی دکھی اور پریشان تھا- ان حالات میں ان معزز دوستوں کا تاثر ملاقات سے قبل کچھ اور ہی تھا- لیکن حضور کے چہرہ کی مسکراہٹ اور چمک دمک سے یہ احباب حیران ہو کر رہ گئے- اور حضور کی شخصیت سے بے حد متاثر ہوئے- حضور سے ملاقات کے دوران مہر صاحبان نے بار بار موجودہ حالات پر تشویش کا اظہار کیا اور اپنی اخلاقی ہمدردی کا اظہار کرتے رہے- مہر محمد اسماعیل صاحب جب حالات کی خرابی کا ذکر کرتے ہوئے کسی بات کے متعلق پوچھتے تو حضور مختصر اور تسلی بخش جواب دے کر ان کے مزاج کے مطابق گفتگو فرماتے، مثلاً چونکہ علاقہ بھر کے مثالی کاشت کار ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین گھوڑے رکھتے تھے ان سے حضور گھوڑوں اور فصلوں کے بارے میں استفسارات فرماتے اور اچھے گھوڑوں کے بارے میں اپنی وسیع معلومات سے نوازا تو وہ حیران ہو کر رہ گئے کہ ایک خالص دینی رہنما ہونے کے باوجود آپ کو ان موضوعات پر غیر معمولی عبور حاصل ہے- ان صاحبان کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے بارے میں دریافت فرماتے-

مہر محمد اسماعیل صاحب نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ لالیاں سے احمدی گھرانوں کو پولیس نے ڈرا دھمکا کر ربوہ پہنچا دیا ہے- اللہ تعالیٰ کا فضل ہے لالیاں کے لوگ شر پسند نہیں ہیں- اور وہاں حالات ٹھیک ہیں اور جب تک ہم زندہ ہیں لالیاں میں انشاء اللہ کسی احمدی پر زیادتی نہیں ہو گی-

آخر میں مہر صاحب موصوف نے عرض کیا کہ آپ کے نزدیک یہ کشیدگی کب تک جاری رہے گی؟ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ چار پانچ ماہ تک اور چلے گی-

اس خوشگوار ملاقات کے اختتام پر جب ہم باہر نکلے تو مہر محمد اسماعیل لالی جو اس علاقہ کے نہایت معروف، بااثر اور اہم سیاسی و سماجی شخصیت تھے، وہ جب اوپر کی منزل سے نیچے آنے کے لئے سیڑھیاں اتر رہے تھے تو اوپر سے نیچے آنے تک ایک ہی فقرہ دوہراتے رہے:

"بڑا مرد ہے، بڑا مرد ہے، بڑا مرد ہے"

یعنی بہت بہادر اور جرأت مند شخص ہے- بہت ہی بہادر شخص ہے- یعنی باوجود اس کے کہ سارے ملک میں جماعت پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اور آپ کو اپنی جماعت سے بے پناہ محبت بھی ہے- لیکن چہرہ پر رائی بھر بھی پریشانی یا گھبراہٹ کے آثار نہیں-

خدا داری چہ غم داری

محترم مہر حبیب سلطان صاحب جو معروف زمیندار اور سماجی حیثیت کے باعث علاقہ بھر میں اہم مقام رکھتے ہیں- وہ بھی اپنے خسر محترم کی تائید کر رہے تھے- یہ دونوں احباب حضور کی اولوالعزمی، جرأت اور توکل علی اللہ سے بے حد متاثر ہوئے- جس کا ذکر وہ تادم واپسیں کرتے رہے-

آخر میں خاص بات یہ کہ حضور کی اجازت

باقی صفحہ 7 پر

تحریک جدید! ایک طرز زندگی و انداز فکر

محمد خان رانا صاحب ایڈووکیٹ

تحریک جدید کے اجراء کو بفضلہ تعالیٰ آج ستاسٹھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ جن غیر معمولی حالات میں اس تحریک کا اجراء ہوا اور پھر جن مختلف ادوار سے یہ تحریک اپنے آغاز سے لے کر آج تک گزری۔ نیز اس تحریک کے ذریعہ 174 کے قریب بیرونی ممالک میں جو ٹھوس کام دعوت الی اللہ، اشاعت لٹریچر، تراجم قرآن کریم تعمیر مشن ہاؤسز وبیوت الذکر کے سلسلہ میں ہوا۔ وہ تاریخی اعتبار سے بہت اہم اور ایمان افروز ہے اور اس تحریک کی اہمیت اور برکت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

موجودہ دور کے کئی احباب اس تحریک کو محض ایک مالی قربانی کی تحریک تصور کرتے ہوئے اس میں حصہ لیتے ہیں۔ بلکہ ان کا جوش وجذبہ بھی صرف مالی قربانی کی حد تک ہی محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مالی قربانی تحریک جدید کا سب سے اہم بلکہ بنیادی مطالبہ ہے۔ لیکن دوسرے مطالبات بھی اپنی اہمیت اور افادیت کے لحاظ سے کسی طور کم نہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ تحریک جدید کے دیگر مطالبات اس مطالبہ کیلئے تکملہ وضمیمہ کا درجہ رکھتے ہیں۔ تو یہ چنداں غلط اور بے جا نہ ہوگا۔ فی الحقیقت دیگر مطالبات میں سے بہت سے مطالبات ایسے ہیں کہ اگر ان پر عمل پیرا نہ ہوا جائے یا ان کے مطابق اپنی زندگی نہ ڈھالی جائے تو مالی قربانی کے مطالبہ سے بھی کماحقہ عہدہ برآ نہیں ہوا جاسکتا۔ اور نہ ہی اس معیار کی مالی قربانی پیش کی جاسکتی ہے۔ جس معیار کی قربانی کی حضرت مصلح موعود جماعت سے توقع رکھتے تھے نیز ان مطالبات کو نظر انداز کر کے قوم میں وہ روح، جذبہ اور انداز فکر بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو خدمت دین کے لئے ازحد ضروری ہے۔ اور جن کے بغیر کارزار حیات میں کوئی مہم سر نہیں کی جاسکتی۔ مذکورہ مطالبات میں سے چند ایک مطالبات درج ذیل ہیں:۔

1۔ سادہ زندگی بسر کریں۔
2۔ نوجوان خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔
3۔ بیکار دنیا میں نکل جائیں، خود کمائیں اور کھائیں اور دعوت الی اللہ بھی کرتے پھریں۔
4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
5۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کرلیں۔
6۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔
7۔ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں۔

فی الوقت خاکسار جن مطالبات کے بارہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔ وہ سادہ زندگی بسر کرنا، اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنا، اور کسی کام کو بھی چھوٹا خیال نہ کرنا، کے مطالبات ہیں۔

سادہ زندگی بسر کرنے کی نہ تو کوئی معین تعریف کی جاسکتی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی حد بست مقرر کی جاسکتی ہے۔ نیز چونکہ ہر شخص کا معیار زندگی اور وسائل آمد بھی مختلف ہیں اس لحاظ سے بھی ایک ذی حیثیت شخص کا سادہ انداز زیست دوسرے کم تر آمد والے شخص کے لئے عیاشانہ طرز زندگی قرار پائیگا۔ لہٰذا انتہائی ضرورت کے وقت خرچ کرنا اور کفایت شعاری کے تقاضوں کو ہر آن مدنظر رکھتے ہوئے کم از کم خرچ کرنا، نیز خرچ کرتے وقت ریاء، نمود ونمائش اور دوسروں کی نقالی سے احتراز کرنا کسی حد تک سادہ زندگی کے مفہوم کو واضح اور اس کے تقاضوں کو پورا کر سکتا ہے۔ آجکل شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں کھانے پینے کے سلسلہ میں بے حد اسراف کیا جاتا ہے۔ اسی طرح رسم ورواج کے دقیانوسی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے پیسہ پانی کی طرح بہادیا جاتا ہے۔ اگر ان مواقع پر کئے جانے والے اسراف بیجا سے ہاتھ روک لیا جاوے تو ایک کثیر رقم دینی اغراض کے لئے خرچ کرنے کے لئے بچ جائے گی۔ اسی طرح شادی بیاہ کے موقع پر پندرہ پندرہ بیس بیس روپیہ کے دعوتی کارڈ خریدنا بھی ضیاع اور فضول خرچی میں داخل ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر دعاؤں پر مبنی رقعے چھپوا کر مدعوین کو بھجوائے جائیں تو یہ طریق نہایت مستحسن ہونے کے علاوہ لاکھوں روپیہ کی بچت کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

دیکھا دیکھی اور تجارتی پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر ہم میں سے اکثر لوگوں نے اپنی کھانے پینے کی عادت بدل لی ہیں۔ شہر تو شہر ہمارے دیہاتی بھائی بھی اس رو میں بہہ گئے ہیں۔ مجھے اپنے ان بھائیوں پر بے حد ترس آتا ہے جب وہ اپنے روایتی، اور مفید صحت مشروبات، چاٹی کی لسی، ستو، دودھ کی کچی لسی، لیموں کی سکنجبین اور گاجروں کی کانجی کو چھوڑ کر گیس سے بھری بوتلیں اور جعلی مشروبات مہنگے داموں خریدتے ہیں۔ جن میں کوئی غذائیت نہیں ہوتی بلکہ الٹا مضر صحت ہوتے ہیں۔ اس بارہ میں اختصار کے پیش نظر اور قول فیصل کے طور پر اس موضوع پر حضرت مصلح موعود کے فرمودات سے چند اہم اقتباسات پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ جو ہم سب کے لئے حرف آخر کا درجہ رکھتے ہیں:۔

"جب تک ہماری جماعت اپنے اخراجات پر پابندی عائد نہیں کرلیتی، جب تک ہماری جماعت کے اندر امراء اور غرباء کے اندر برابری پیدا نہیں ہو جاتی۔ جب تک کھانے کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی۔ جب تک کپڑوں کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی جب تک زیورات کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی۔ جب تک قربانی اور ایثار اور محنت کی عادت ہمارے اندر پیدا نہیں ہوتی۔ اس وقت تک ہم دین کے لئے قربانی کر کس طرح سکتے ہیں؟"۔

پھر فرمایا:۔

"سادہ زندگی پر خاص زور دیا جاوے۔ سادہ زندگی کے بغیر ہم آنے والی جنگ کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ ہمارے ایمان کی اس میں آزمائش ہے عورتوں اور بچوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلائی جاوے"۔

اس مضمون کے موضوع میں تحریک جدید کے ایک "طرز زندگی اور انداز فکر" ہونے کے الفاظ بھی درج کئے گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم تحریک جدید کے عظیم مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور اس الٰہی تحریک کے جملہ مطالبات کا خود کو مخاطب سمجھیں، تو پھر ہم کسی طور سہل انگاری، ست روی، نازک اندامی اور لاابالیانہ پن کے مرتکب نہ ہو سکتے جس شخص یا قوم کو یہ احساس ہو کہ ان کے ذمہ چھ ارب نفوس تک پیغام حق پہنچانے کا فریضہ لگایا گیا ہے۔ اس کو تو ایک پل چین نصیب نہیں ہو سکتا۔ نیز اتنے بڑے ہدف کے حصول کا خیال ہی اسے دن رات بے چین رکھنے کے لئے کافی ہے۔

"سیر روحانی" کے مضمون میں حضرت مصلح موعود نے مدثر کی جو بصیرت افروز تفسیر فرمائی ہے ہے کہ "اے چاق وچوبند، وردی پوش اپنے گھوڑے کے پاس احکام کے منتظر کھڑے سپاہی" ہماری آنکھیں کھولنے اور طرز فکر وعمل بدلنے کے لئے کافی ہونی چاہئے۔ آخر میں صرف یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ہم سے پہلے گزر جانے والے بزرگ کس انداز سے امام وقت کے احکام پر عمل کرتے تھے۔ میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم کا ایک واقعہ جو انہوں نے اپنی کتاب "کیفیات زندگی" کے صفحہ 546 پر درج کیا ہے کا خلاصہ بیان کر کے اپنی بات ختم کرنے کی اجازت چاہوں گا۔ وہ لکھتے ہیں کہ جن دنوں وہ تنزانیہ کے شہر ٹبورا میں مقیم تھے۔ الفضل میں ایک اعلان حضرت فضل عمر کی طرف سے چوکھٹا میں شائع ہوا۔ جس کا عنوان تھا "مجھے آپ کی تلاش ہے"۔ اس اعلان کی کئی شقیں تھیں۔ جن میں ایک شق یہ بھی تھی کہ کیا آپ اپنے گھر کے سامنے سڑک پر جھاڑو دے سکتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں نے اس شق پر عمل کرنے کا ارادہ کرلیا۔ اور ہر روز نماز اور تلاوت قرآن کریم کے بعد اپنے گھر کے سامنے سڑک پر جھاڑو دینا شروع کر دیا۔ ان کے ہمسائے مسٹر حسن علی جو ٹبورا میں اسماعیلیہ جماعت کے صدر تھے اور جن سے ان کے دوستانہ مراسم تھے کی بیوی دو تین دن تک دیکھتی رہی۔ پھر اس نے اپنے خاوند سے ذکر کیا کہ شیخ صاحب کا دماغ چل گیا ہے، وہ اتنے معزز اور معروف شخص ہونے کے باوجود ہر روز سڑک پر جھاڑو دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنی بیوی کو جواب دیا کہ ایسی کوئی بات نہیں شیخ صاحب بالکل ٹھیک ہیں۔ چنانچہ انہوں نے پھر شیخ صاحب سے ذکر کیا۔ کہ کیا یہ بات سچ ہے کہ آپ سڑک پر جھاڑو دیتے ہیں؟ شیخ صاحب مرحوم نے جواب دیا کہ ہاں یہ بالکل سچ ہے۔ یہ سن کر مسٹر حسن علی کہنے لگے کہ آپ کو ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ مکرم شیخ صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے امام کا حکم ہے اور ساتھ ہی الفضل میں شائع شدہ "مجھے آپ کی تلاش ہے" والا چوکھٹا ان کو دکھایا۔ مسٹر حسن علی نے اس پر کہا کہ آپ کا امام کب آپ کو دیکھ رہا ہے اگر نہ بھی کریں تو کیا حرج ہے۔ محترم شیخ صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے کہا کہ "فرمانبرداری کا تو مزا تب ہی ہے کہ امام دیکھ بھی نہ رہا ہو اسے علم بھی نہ ہو اور پھر اس کے رہنما اصولوں کو اپنایا جاوے"۔ مسٹر حسن علی نے محترم شیخ صاحب کی ساری بات سن کر اور ان کی کیفیت جو ان پر طاری تھی دیکھ کر کہا کہ "ایسی جماعت جو اپنے امام کی ایسی مخلصانہ فرمانبرداری کا دم بھرتی ہے کبھی ناکام نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی اس کا کچھ بگاڑ سکتا ہے۔ آپ کا امام کیسا مبارک وجود ہے اور اس کی جماعت کیسی مبارک جماعت ہے جو اس روش پر قائم ہے"۔

قارئین کرام! یہ تحریک اس مبارک وجود پر القاء کی گئی تھی جو "اولوالعزم" ہونے کے ساتھ "سخت ذہین وفہیم" بھی تھا۔ جس کے بارہ میں مقدر ہے کہ "وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی

باقی صفحہ 7 پر

محترم بشیر الدین احمد سامی صاحب

مکرم منصور احمد شاہ صاحب

مکرم بشیر الدین احمد صاحب سامی ابن محترم سردار مصباح الدین صاحب سابق مربی انگلستان چند ماہ کی علالت کے بعد 31 جولائی 2001ء کو 68 سال کی عمر میں لندن میں وفات پاگئے- مرحوم سامی صاحب نے قیام ربوہ کے ابتدائی ایام میں مختلف جماعتی دفاتر میں کام کیا- بعدازاں کراچی چلے گئے جہاں خدام الاحمدیہ میں بھرپور خدمت کا موقع ملا- پھر آپ پشاور چلے گئے وہاں بھی خدام الاحمدیہ میں خدمت کی توفیق پائی- 1970ء میں لندن آ گئے یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت دین کا سلسلہ جاری رہا- مجلس انصاراللہ میں مختلف حیثیتوں میں کام کرنے کا موقع ملا- دو سال تک نائب صدر انصاراللہ برطانیہ رہے- چھ سال تک نائب سیکرٹری اشاعت رہے- چودہ سال تک مکرم امام صاحب بیت الفضل لندن کے دفتر میں معاونت کی توفیق پائی- علاوہ ازیں جماعتی اخبارات و جرائد کی خریداری کے سلسلہ میں کام کا موقع ملا- اخبار الفضل انٹرنیشنل کے نمائندہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی- آپ جماعت احمدیہ کے ماہوار رسالہ اخبار احمدیہ کے دس سال تک ایڈیٹر رہے- جماعتی لائبریری کے قیام میں بھی بہت کام کیا نیز شعبہ تاریخ انگلستان کی کمیٹی کے ممبر بھی رہے- الغرض آپ نے مختلف خدمات دینیہ کی بھرپور توفیق پائی-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2 اگست 2001ء کو (بوجہ بارش) محمود ہال لندن میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب جماعت نے بکثرت شرکت کی- بعدازاں احمدیہ قبرستان بروک وڈ میں تدفین عمل میں آئی- مرحوم نے اپنی اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں- اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین-

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 33594 میں قاسم محمود باجوہ ولد خالد محمود باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی ساکن کینیڈا ابقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-5-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/150$ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد قاسم محمود باجوہ کینیڈا گواہ شد نمبر 1 خالد محمود باجوہ ولد چوہدری محمود احمد باجوہ کینیڈا گواہ شد نمبر 2 سمیع اللہ باجوہ ولد چوہدری نصراللہ خان باجوہ کینیڈا

مسل نمبر 33595 میں رشیدہ بیگم بیوہ مبارک علی صاحب قوم جٹ ہندل پیشہ خانہ داری عمر 74 سال بیعت 1953ء ساکن بہلول پور ضلع نارووال پاکستان حال کینیڈا ابقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرتی ہوں کہ آج بتاریخ 9-3-95 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/7 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-

1- ترکہ خاوند مکان برقبہ ایک کنال نیم پختہ واقع بہلول پور ضلع سیالکوٹ مالیتی ڈیڑھ لاکھ کا 1/8 حصہ 18750 -2- ترکہ خاوند دس ایکڑ زرعی زمین واقع بہلول پور ضلع سیالکوٹ مالیتی دو لاکھ کا 1/8 حصہ مالیتی 25000 -3- زیورات طلائی وزنی تین تولہ مالیتی 402.50 کینیڈین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ یکصد پچاس ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ از پسر خود مل رہے ہیں- اور مبلغ .... روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامہ رشیدہ بیگم بیوہ مبارک علی بہلول پور ضلع نارووال حال کینیڈا گواہ شد نمبر 1 محمد نواز باجوہ کینیڈا گواہ شد نمبر 2 خضر احمد ہندل پسر موصیہ-

مسل نمبر 33596 میں محمد آصف ولد مکرم محمد یوسف صاحب قوم آرائیں پیشہ مزدوری و ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 94 ج-ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-6-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ دس ہزار روپے سالانہ بصورت سیزنل ملازمت و مزدوری مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمد آصف چک نمبر 94 ج-ب ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر 1 مرزا منیر احمد ناصر وصیت نمبر 29575 احمدیہ کالونی خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد ولد مکرم عطاء محمد چک نمبر 94 ج-ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ-

مسل نمبر 33597 میں راشدہ وسیم زوجہ وسیم امجد محمود قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت 1983ء ساکن ٹاؤن شپ لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-7-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- 1- حق مہر دس ہزار روپے زیور طلائی وزنی دس تولہ مالیتی پچاس ہزار روپے -2- زیورات طلائی وزنی دس تولہ مالیتی پچاس ہزار روپے -3- نقد رقم دس ہزار روپے- کل جائیداد مالیتی ایک لاکھ بیس ہزار روپے- اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامتہ راشدہ وسیم ساکن ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 وسیم امجد محمود وصیت نمبر 28661 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد بٹ وصیت نمبر 29437

مسل نمبر 33598 میں قریشی محمد کریم ولد میاں اللہ رکھا صاحب مرحوم قوم صدیقی قریشی پیشہ ملازمت عمر تقریباً 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروز دین پارک باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- مکان برقبہ ساڑھے تین مرلہ نمبر 52 گلی نمبر 147-A حاجی فیروز دین پارک باغبانپورہ لاہور مالیتی اڑھائی لاکھ روپے- اس وقت مجھے مبلغ چھ ہزار روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد قریشی محمد کریم مکان نمبر 52 گلی نمبر 147 حاجی فیروز دین پارک باغبانپورہ لاہور- گواہ شد نمبر 1 منیر احمد کریم وصیت نمبر 27534 گواہ شد نمبر 2 ظفر محمود احمد ظفر صدر حلقہ باغبانپورہ لاہور

مسل نمبر 33599 میں رخسانہ کریم عفت زوجہ قریشی محمد کریم صاحب قوم مغل چغتائی پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- 1- زیور طلائی وزنی پانچ تولہ مالیتی ساڑھے پچیس ہزار روپے -2- حق مہر وصول شدہ پانچ ہزار روپے -3- زیورات چاندی وزنی تین تولہ مالیتی دو ہزار روپے- کل جائیداد مالیتی ساڑھے بتیس ہزار روپے- اس وقت مجھے مبلغ تین سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا-

اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رخسانہ کریم عفت مکان نمبر 52 گلی نمبر A-147 حاجی فیروز دین پارک باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 قریشی محمد کریم خاوند موصیہ مسل نمبر 33598 گواہ شد نمبر 2 منیر احمد کریم وصیت نمبر 27534

یتیم بچوں کا مستقبل شاندار بنانے میں معاونت فرمائیں (سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ۔ دارالضیافت ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

مکرم شیخ حارث احمد صاحب نائب وکیل صنعت و تجارت تحریر کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مورخہ 24 ستمبر 2001ء کو خاکسار کو بیٹے سے نوازا ہے۔ عزیزم کا نام حضور انور نے طلحہ احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ نصیر احمد صاحب آف واہ کینٹ کا پوتا اور مکرم منیر احمد منیب صاحب استاد جامعہ احمدیہ کا نواسہ ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد یوسف بٹ صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ولد عبداللہ خان صاحب فتح پور ضلع گجرات مورخہ 9 ستمبر 2001ء بروز اتوار بعمر 65 سال وفات پا گئے ہیں۔ مورخہ 10 ستمبر 2001ء کو خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحوم چونکہ علاقہ میں ہردلعزیز تھے اس لئے احباب جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت دوستوں نے بھی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ 6 بیٹے اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کے لئے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن (خواتین) لاہور نے ایم اے ایجوکیشن (ایلمنٹری) اور ایم ایڈ (سیکنڈری) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 10 اکتوبر تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 22 ستمبر

Indus Valley School of Art and Architecture کراچی نے BFA , B.Des, B.Arch میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم 6 اکتوبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کے لئے ڈان 22 ستمبر

(عثمان انسٹیوٹ آف ٹیکنالوجی) ہمدرد یونیورسٹی کراچی نے بیچلر آف الیکٹرانک انجینئرنگ "بیچلر آف کمپیوٹر سسٹم انجینئرنگ" بیچلر آف کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 8 نومبر ہے مزید معلومات کے لئے ڈان 16-9-01

گورنمنٹ آف پاکستان وزارت تعلیم نے کلچرل ایکسچینج سکالرشپ برائے 03-2002 کا اعلان کر دیا ہے درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 6 اکتوبر 2001ء ہے۔ ایڈریس درج ذیل ہے
(ڈپٹی ایجوکیشن ایڈوائزر وزارت تعلیم۔ پاک سیکرٹریٹ ڈی بلاک روم نمبر 241 اسلام آباد فون نمبر 9212599
مزید معلومات کے لئے جنگ 8 ستمبر 2001ء
(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم ایم طاہر بٹ صاحب انسپکٹر انصاراللہ دس روز سے ملیریا بخار میں مبتلا ہیں اور بخار نہیں اتر رہا اسی طرح ان کا بیٹا سرور احمد طاہر بٹ بعمر 5 سال (وقف نو میں شامل) بھی گزشتہ دس روز سے ملیریا بخار میں مبتلا ہے احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے

بقیہ صفحہ 5

رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اب خود اندازہ لگائیں کہ اس کے انصار اور خدام کا متذکرہ عظیم مہمات کو سر کرنے کے لئے کیا طرز عمل اور کیا طرز فکر ہونا چاہئے؟ جب کہ ان کا پیغام تو یہ ہے :۔

بھولیو مت کہ نزاکت ہے نصیب نسواں
مرد وہ ہے جو جفاکش ہو گل اندام نہ ہو
کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا ست، کبھی گام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

خبریں

ربوہ: 25 ستمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 19 زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ
☆ بدھ 26- ستمبر- غروب آفتاب: 6-03
☆ جمعرات 27- ستمبر - طلوع فجر : 4-36
☆ جمعرات 27- ستمبر- طلوع آفتاب: 5-57

37 کروڑ ڈالر کے امریکی قرضے ری شیڈیول

امریکہ نے پاکستان کے 37 کروڑ 90 لاکھ ڈالر کے قرضے ری شیڈیول کر دیئے ہیں اس ضمن میں معاہدے پر بھی دستخط ہو گئے ہیں۔ پاکستانی حکومت کے بیان کے مطابق آفیشل ڈویلپمنٹ اسسٹنٹس پروگرام کے تحت یہ قرضے 20 سال میں قابل واپسی ہوں گے۔ جس میں 10 سال کی رعایتی مدت بھی شامل ہے جو یکم نومبر 2011ء سے شروع ہوگی۔ قرضوں کی ری شیڈیولنگ کا معاہدہ پاکستان کی امریکی پابندیاں اٹھنے کے بعد طے پایا۔

امریکی فوجی حکام کے اسلام آباد میں مشورے

افغانستان پر ممکنہ جوابی حملے کی تیاری کے لئے امریکہ کی اعلیٰ سطحی ٹیم پاکستان پہنچنے کے بعد صلاح مشورے کر رہی ہے۔ توقع ہے کہ یہ ملاقاتیں ہفتہ بھر جاری رہیں گی جنہیں انتہائی خفیہ رکھا جارہا ہے لیکن باور کیا جاتا ہے کہ امریکی ٹیم پاکستان میں فوجی سہولتوں کا جائزہ لے گی اور انہیں امریکہ کی جوابی کارروائی کے لئے قابل استعمال ہونے کے بارے میں اپنی رپورٹ تیار کرے گی۔ بی بی سی کے مطابق امریکی ٹیم افغانستان پر جوابی حملے کے لئے پاکستان کی طرف سے تعاون کی پیشکش کا جائزہ لینے یہاں پہنچی ہے۔ بی بی سی ریڈیو نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ دونوں ملکوں کے مابین رابطہ آگے بڑھ رہا ہے اور اب کسی بھی ممکنہ فوجی آپریشن کی تفصیلات طے کی جارہی ہیں اور امکان ہے کہ امریکی کارروائی چندروز میں متوقع ہے۔

اپنی حکومت کو جنگ سے باز رکھیں افغان

وزارت خارجہ کی طرف سے افغان عوام کا ایک خط امریکی عوام کے نام جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ افغانستان میں سوویت مداخلت کے دوران امریکی عوام کی طرف سے فراہم کی جانے والی مدد کے افغان عوام ابھی تک معترف اور شکرگزار ہیں موجودہ امریکی حکومت ایسے حالات پیدا کر رہی ہے جس سے دونوں ممالک کے درمیان جنگ کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ افغان عوام نے اپنی امریکی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی حکومت کو ان ارادوں سے باز رکھیں کیونکہ اس جنگ کے نتائج ہولناک ہوں گے۔ خط میں واضح کیا گیا ہے کہ امریکی عوام اپنی حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ جنگ سے باز رہے۔

امریکہ نے 9 ممالک سے سینکڑوں دہشت گرد مانگ لئے

امریکی ایف بی آئی نے 9 ممالک سے ایسے سینکڑوں افراد کو مانگ لیا ہے جس پر دہشت

بقیہ صفحہ 4

سے مہر محمد اسماعیل صاحب نے محترم مولوی عبدالعزیز بھامبڑی صاحب کے تعاون سے ربوہ میں لائے گئے لالیاں کے احمدی احباب سے رابطہ کیا اور راتوں رات ان کو اپنے ٹریکٹر ٹرالیوں میں مع سامان واپس لالیاں لے گئے۔

ہر قسم کی کھانسی کے لیے مفید ترین دوا
کھانسی GHP-357/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

گروہی اور سیاسی مفادات سے بالاتر ہوکر کام کریں اور افغان عوام کے تحفظ کے لئے عالمی مشاورت کا حصہ بنیں۔

طالبان سے تصادم کا کوئی خطرہ نہیں آئی ایس آئی

آئی کے ترجمان نے ان خبروں کی تردید کی ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان فوجی تصادم کے امکانات ہیں۔ ترجمان نے کہا ہے کہ بعض مغربی ذرائع ابلاغ اس حوالے قیاس آرائیوں پر مبنی خبریں شائع کر رہے ہیں۔ پاکستان اور افغانستان کی سرحد پر کوئی کشیدگی نہیں ہے۔ اور نہ ہی پاکستان کو خطرہ ہے کہ طالبان کی فوج حملہ کرے گی۔ البتہ افغانستان کی صورتحال کے پیش

نظر افغان مہاجرین کی آمد کا امکان ہے۔

فوجی تعاون کی تفصیلات کے لئے پاک امریکہ مذاکرات

امریکہ کی فوجی ٹیم نے پاکستان پہنچنے کے بعد حکام کے ساتھ بات چیت شروع کر دی ہے یہ ٹیم پاکستان کے تعاون کی مکمل یقین دہانی کے علاوہ طالبان اور اسامہ بن لادن کے خلاف حکمت عملی اور امریکہ نے پاکستان سے جو مدد مانگی ہے اس کی تفصیلات طے کریں گے۔

18 برطانوی جہاز نہر سویز پار کر گئے

11 ستمبر کو نیویارک اور واشنگٹن میں ہونے والے حملوں کے بعد امریکہ اور برطانیہ نے اپنی جنگی تیاریوں میں مزید تیزی کر دی ہے۔ افغانستان پر ممکنہ حملوں کے لئے ان کے ہزاروں فوجی اور بڑے پیمانے پر جنگی طیارے اور بحری جہاز تعینات کر دیئے ہیں۔ دونوں ممالک کی مشرق وسطیٰ میں قابل ذکر فوج موجود ہے۔ بحر ہند اور ڈیگو گارشیا کے اڈوں میں ان کی افواج اور جنگی سازوسامان موجود ہے۔ 18 برطانوی جہاز نہر سویز پار کر گئے ان جہازوں کے ساتھ ہزاروں فوجی، اسلحہ اور ٹارنیڈو طیارے بھی ہیں۔

پابندیوں کے خاتمے سے پاکستان کو کم فائدہ ہوگا

پاکستان پر سے اقتصادی پابندیاں اٹھانے کے بارے میں واشنگٹن کا اتوار کا اعلان ایک ایسے موقع پر ہوا ہے جب امریکی فوج کی طرف سے حمایت کی خصوصی درخواست پر اسلام آباد میں پاکستان اور امریکہ کے حساس مذاکرات کا آغاز ہو رہا ہے تاہم ان پابندیوں کے خاتمے سے پاکستان کو بہت کم فائدہ ہوگا۔ باخبر امریکی ذرائع نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ پاکستان پر فوجی انقلاب کے باعث عائد کی گئی بیشتر فوجی اور اقتصادی پابندیاں برقرار رہیں گی۔

روس پاکستان کے اہم کردار کو تسلیم کرتا ہے

روس نے بین الاقوامی سطح پر دہشت گردی سے نمٹنے کے بارے میں پاکستان کے عزم کا خیر مقدم کیا ہے ماسکو میں روس کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے پاکستان کے فیصلے کو صحیح سمت میں حقیقت پسندانہ قدم قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس اسلامی دنیا اور اردگرد کے وسیع تر علاقوں میں پاکستان کے اہم کردار کو تسلیم کرتا ہے۔

جاوا (JAVA) کی کلاسز

نیشنل کالج ربوہ میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی Java کی کلاس کامیابی سے جاری ہیں۔
مورخہ 29 ستمبر بروز ہفتہ سے نئی کلاس کا آغاز کیا جا رہا ہے داخلہ کے خواہشمند طلباء و طالبات فوری رابطہ کریں۔

نیشنل کالج ربوہ

23 شکور پارک ربوہ فون 212034

ہمارے ریٹ

دیسی گھی -/120 روپے فی کلو تھوک
دیسی گھی -/130 روپے فی کلو پرچون

خان ڈیری انڈسٹریز

38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

خوشخبری

ربوہ میں کینولہ کوکنگ آئل ایجنسی کا قیام
بین الاقوامی ماہرین کے مطابق بلڈ پریشر اور دل کی تمام بیماریوں سے بچنے کے لئے اس سے اچھا کوئی تیل نہیں
46 روپے فی لیٹر دستیاب ہے
رابطہ: سمیع اللہ باجوہ نزد رؤف بکڈپو عمر مارکیٹ ربوہ

مکان برائے فروخت

ایک ڈبل سٹوری مکان برائے فروخت واقعہ پلاٹ نمبر 24 بلاک نمبر 1 دارالعلوم غربی ربوہ مکان کا کل رقبہ 1 کنال 10 مرلے ہے۔ گیارہ بیڈروم، نو اٹیچ باتھ، ایک ڈرائنگ و ڈائننگ روم امریکن کچن، ایک بڑی کار پارکنگ، اور ٹی وی لاؤنج پر مشتمل ہے درج ذیل سے رابطہ کریں۔
1- عزیز عباسی- کیور یو ڈسٹری بیوٹرز- گولبازار ربوہ فون 211283-211047
2- عبدالرشید فاروقی- کراچی فون نمبر 29-6342628
از طرف عذرا عباسی C/6-334 فیڈرل بی ایریا- کراچی

نورتن جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

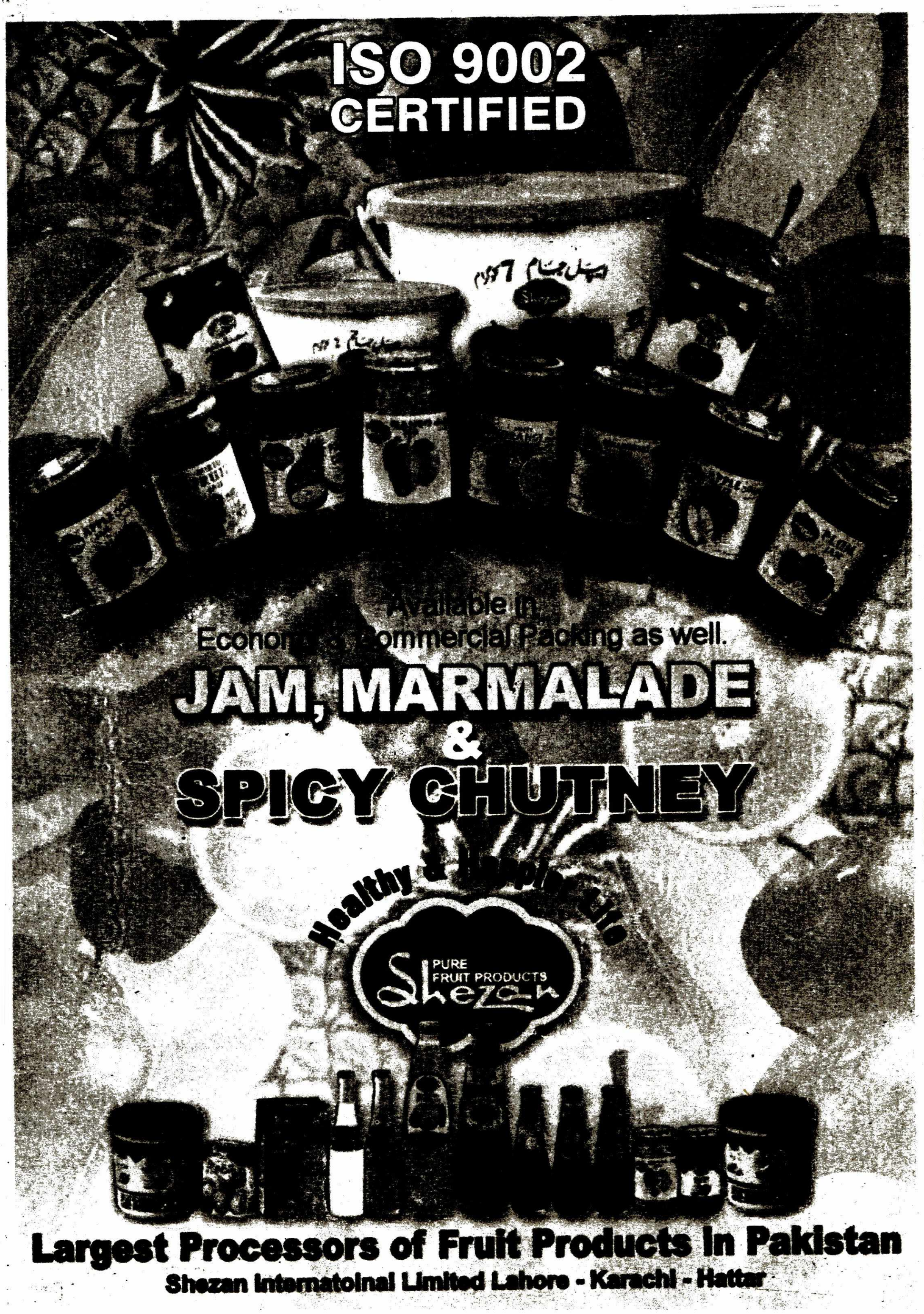

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61